علم کا شوق

ہدایت: بہتر ہوگا کہ استاد اس کہانی کو یاد کرلے۔ استاد طلبہ کو پوری کہانی ایک ساتھ سنائے۔ کہانی سناتے وقت آواز کے مناسب اُتار چڑھاؤ، چہرے کے تاثرات اور ہاتھوں کی مناسب حرکات کا خیال رکھے۔ پھر اس کہانی کا ایک ایک حصہ رُک رُک کر دوبارہ سنائے۔ استاد اس دوران یہ بھی مشاہدہ کرتا رہے کہ طلبہ غور سے سن رہے ہیں یا نہیں۔ وہ چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھ کر جانچ کرے کہ طلبہ نے سمجھتے ہوئے کہانی سنی ہے۔

آج سے کوئی ڈھائی ہزار برس پہلے یونان میں ایک بہت بڑا عالم گزرا ہے، اس کا نام افلاطون تھا۔ اس کے سیکڑوں شاگرد تھے۔ ایک دن شہر کے سب سے بڑے رئیس نے افلاطون سے درخواست کی کہ وہ اس کے بیٹے کو پڑھا دیا کرے۔ افلاطون راضی ہوگیا۔ رئیس کی ہدایت کے مطابق پڑھائی کے دوران کمرہ بند رکھا جاتا تھا۔ اس وقت کسی کو بھی اندر جانے کی اجازت نہیں تھی۔ رئیس کے بیٹے کا ایک غلام تھا جو اسی کا ہم عمر تھا۔ اسے پڑھنے کا شوق تھا مگر وہ پڑھ نہیں سکتا تھا کیوں کہ اس زمانے میں غلاموں کو پڑھنے کی اِجازت نہیں تھی۔ جب رئیس کا بیٹا کمرے کے اندر پڑھ رہا ہوتا تو غلام لڑکا باہر دروازے کے پاس بیٹھا رہتا۔

اسے افلاطون کی باتیں بڑی اچھی لگتی تھیں۔ وہ بند دروازے سے کان لگا کر افلاطون کی باتیں نہایت شوق اور لگن سے سنا کرتا تھا۔ رئیس زادے کو پڑھتے ہوئے جب ایک سال پورا ہوگیا تو امتحان لینے کے لیے اس زمانے کے قاعدے کے مطابق عالموں کی ایک مجلس بلائی گئی۔ افلاطون کے کئی شاگرد بھی وہاں موجود تھے۔ رئیس زادے کو ایک اونچے منبر پر بٹھایا گیا۔ پھر اسے ایک عنوان پر تقریر کرنے کے لیے کہا گیا۔

ایک تو رئیس زادے نے امتحان کی تیاری ٹھیک سے نہیں کی تھی، دوسرے اس پر مجلس کا رعب کچھ ایسا طاری ہوا کہ وہ ایک لفظ بھی بول نہ سکا۔ وہ طبیعت کی خرابی کا بہانہ کرکے منبر سے نیچے اُتر آیا۔ افلاطون کو بڑی پشیمانی ہوئی۔ اس نے اپنے دوسرے شاگردوں کو آواز دی، ”تم میں سے کوئی اس عنوان پر بولنے کے لیے تیار ہے؟“ مگر کوئی تیار نہیں ہوا۔ اسی وقت دروازے سے لگ کر بیٹھے ہوئے غلام لڑکے نے نہایت ادب سے کہا، ”حضور! اگر اجازت ہو تو میں اس موضوع پر کچھ بولنے کی کوشش کروں۔“

ایک معمولی غلام کی یہ بات سن کر سب کو بڑی حیرت ہوئی۔ افلاطون نے اسے بولنے کی اجازت دے دی۔

لڑکے نے اس عنوان پر ایسی عمدہ تقریر کی کہ لوگ عش عش کر اُٹھے۔

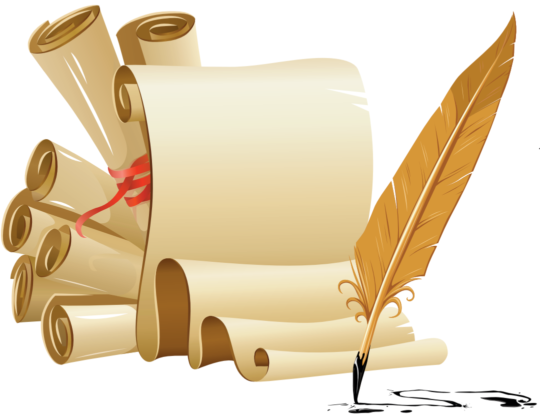

اس واقعے سے خوش ہوکر رئیس نے اس لڑکے کو آزاد کردیا۔ افلاطون نے اسے اپنا شاگرد بنالیا۔ یہ معمولی غلام لڑکا بڑا ہوکر ارسطو کے نام سے مشہور ہوا اور سکندرِ اعظم کا اُستاد بنا۔

(ادارہ)